از الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسے ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

THE ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

فی پرچہ

نمبر ۷۷ | مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۶ شعبان ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ۲۳ دسمبر سے کھانسی کی شکایت ہو گئی ہے مشاغلِ دینیہ میں شبانہ روز انہماک اس کا باعث ہے۔ احباب خاص طور پر حضور کے لئے دعاء صحت فرمائیں۔

خاندانِ نبوت میں بفضل خدا خیر و عافیت ہے۔

جلسہ سالانہ ایسے مبارک اجتماع میں شمولیت کے لئے وابستگانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دور و نزدیک سے ہزارہا کی تعداد میں قادیان کی مقدس سرزمین میں جمع ہو رہے ہیں۔ ارضِ حرم میں یہ غیر معمولی اجتماع ایسا ایمان افروز۔ اور روح پرور نظارہ پیش کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے۔ آنکھوں کے سامنے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر آتا ہے۔

زمینِ قادیاں اب محترم ہے۔ ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام کی برکات

جلسہ میں شامل ہونیوالوں کو مبارکباد۔ شامل نہ ہو سکنے والوں کیطرف سے گزارش

اور وفات پا جانے والوں کیلئے دعاء مغفرت

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک بار ہمیں پھر اس مقدس بستی میں جمع ہونے کا موقعہ عطا فرمایا جس میں اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور اسے روحانی زندگی بخشنے کے لئے اس موعود کو مبعوث فرمایا جس کی آمد کی خوشخبری تمام انبیاء سابقین دیتے آئے ہیں

فخرِ اولین و آخرین سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سلام بھیجا۔ اور اپنی پیاری اُمّت کا محافظ قرار دیا۔ جس کی بعثت کا زمانہ پانے کی حسرت بڑے بڑے اولیاء اُمت کے دلوں میں رہی۔ لیکن ہمیں خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے نہ کہ ہماری کسی خوبی اور عمل کی وجہ سے۔ اس مقدس ہادی کا زمانہ عطا کیا۔ پھر اسے قبول کرکے خدا تعالےٰ کے عظیم الشان نشان دیکھنے کی توفیق بخشی۔ زندہ خدا زندہ رسُول اور زندہ اسلام پر ایمان لانے کا موقعہ دیا۔ اور آج ہمیں یہ شرف عطا کیا۔ کہ اس کے پیارے مسیح موعُود اور مہدی معہود کی قرارگاہ میں جمع ہوں اور ان تمام برکات سے حصّہ لیں۔ جو اس مقدس سرزمین سے وابستہ ہیں۔ اور ان انوار قدسیہ سے بہرہ اندوز ہوں۔ جو حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور ان کی صحبت سے حصّہ پانے والے بزرگوں سے وابستہ ہیں۔

پس مُبارک ہے ہر وُہ شخص جس نے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے قائم کردہ جلسہ میں شریک ہوکر حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا اور آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا مہمان بننے کا شرف حاصل کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے تازہ نشانات دیکھ کر۔ مرکزِ احمدیت کی لازوال برکات سے فائدہ اٹھا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے مستفیض ہوکر بزرگانِ سلسلہ کے مواعظ سے بہرہ یاب ہوکر اپنے ایمان کو تازہ کیا۔ اپنی روحانیت میں اضافہ کیا۔ اور اپنے اندر ایک نیا تغیّر پیدا کیا۔

جہاں ہمیں ان تمام خوش نصیب اصحاب کی جلسہ سالانہ میں شمولیت سے بے حد مسرّت اور خوشی ہے جنہیں اس مُبارک تقریب سے بذاتِ خاص مستفیض ہونے کا موقعہ نصیب ہُوا۔ وہاں ہمارا دِل ان بھائیوں کے لئے غمگین ہے۔ اور درد محسوس کر رہا ہے۔ جو بُعدِ مسافت کی وجہ سے۔ یا سامانِ سفر میسّر نہ آنے کے باعث۔ یا صحت کی خرابی یا دیگر موانع قویّہ کے حائل ہو جانے سے باوجود دل میں تڑپ اور خواہش رکھنے کے تشریف نہیں لا سکے۔ ہم ایسے تمام اصحاب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اور جلسہ میں شریک ہونے والے تمام اصحاب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ان مقدس ایّام کی خاص دعاؤں میں انہیں بھی شامل کیا جائے۔ تاکہ وُہ بھی برکات سے حصّہ پائیں۔ نیز ان کی مشکلات اور روکاوٹوں کے دُور ہونے کے لئے دُعا فرمائی جائے۔ تا اگلے سال وُہ خود شریک جلسہ ہو سکیں۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ارشاد کے ماتحت کہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائیگا اس جلسہ میں اس کے لئے دعاءِ مغفرت کی جائے گی۔ یہ بھی عرض ہے۔ کہ وُہ مخلص احباب جنہیں موت کے بے پناہ ہاتھ نے ہم سے جُدا کر لیا۔ سالانہ جلسہ کے پُر انوار و برکات ایام میں ان کے لئے دُعاءِ مغفرت کی جائے۔ اور ان کی ارواح کو راحت پہنچائی جائے۔ یہ ہمارے وفات پا نے والے بھائیوں اور بہنوں کا ہم پر آخری حق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے قائم فرمایا ہے۔ اس کی ادائگی نہایت ضروری سمجھنی چاہیئے۔ اور مجموعی طور پر ان کی مغفرت کی دُعا کی جائے۔

جمّوں سے برطانوی افواج کی واپسی کے خلاف احتجاج

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تار پولیٹیکل سکرٹری حکومتِ ہند کو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مندرجہ ذیل برقی پیغام پولیٹیکل سکرٹری حکومت ہند کو ارسال کیا ہے:-

"سٹیٹسمین" کا بیان ہے۔ کہ موجودہ گفت و شنید میں احرار کا ایک مطالبہ یہ ہے۔ کہ برطانوی افواج واپس بلائی جائیں۔ جموں کی موجودہ حالت ایسی ہے۔ کہ اس نازک موقع پر افواج کی واپسی تباہ کن ثابت ہوگی۔ اور ریاست کے مسلمان یہ نتیجہ نکالیں گے۔ کہ حکومت اُن کو کچل دینا چاہتی ہے۔ میں اُن کے دوسرے مطالبات کی جو احرار کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور جو پہلے پیش ہو چکے ہیں۔ حمایت کرتے ہوئے افواج کی واپسی کے خلاف پُر زور احتجاج کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ جموں کے غریب مسلمانوں کو اس نازک موقعہ پر حفاظت سے محروم نہ کیا جائے۔

ضروری اطلاع

اس اخبار پر اگرچہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۱ء کی تاریخ درج ہے۔ لیکن پریس اور روانگی اخبار کی مشکلات کی وجہ سے ۲۴ر کو پرچہ مکمل کر دیا گیا تھا۔ اس وجہ سے انعقادِ جلسہ کے متعلق کچھ نہیں لکھا جا سکا۔ اس کے بعد ۲۹ر دسمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ اور ۳۱ر دسمبر کا پرچہ ناظرین کرام کی خدمت میں بھیجا جائے گا۔ جس میں جلسہ کے ضروری حالات اور اہم کوائف درج ہونگے۔ گویا اس دفعہ عملۂ الفضل جلسہ کے نہایت مصروفیت کے ایام میں بھی اخبار کا کام کرے گا۔ اور نہایت مجبوری کے باعث صرف ایک پرچہ شائع نہیں ہو سکے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۷۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جماعت احمدیہ سے خطاب

یہ پرچہ چونکہ ناظرین کرام کو اس وقت ملے گا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم فرمودہ جلسہ سالانہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہا ہوگا۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں جلسہ سالانہ کے مواقع پر اپنی جماعت کو جو بیش بہا نصائح فرمائیں۔ اور جن اہم اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی ان میں سے بعض بر عایت گنجائش پیش کی جائیں۔ تاکہ جلسہ کے مبارک ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انہی ایام کے کلام سے احباب محظوظ ہو سکیں۔ اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔

جماعت احمدیہ ہر تکلیف برداشت کرنے پر آمادہ رہے

سنہ ۱۹۰۳ء کے جلسہ سالانہ پر ۲۶ دسمبر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تقریر کی۔ اس میں فرمایا:-

"یاد رکھو۔ کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلاء سے آتی ہے۔ اور ابتلاء مومن کے لئے شرط ہے جیسے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں۔ کہ وہ اتنے ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جائیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور وہ آزمائے نہ جائیں۔ ایمان کے امتحان کے لئے مومن کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے۔ مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح و سلامت نکال لاتا ہے۔ اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ابتلاء پر زیادہ ثبات قدم دکھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے۔ ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے۔ اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا کی طرف توجہ کرتا۔ اور دعاؤں سے فتح باب اجابت چاہتا ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے۔ کہ انسان خواہش تو اعلےٰ مدارج اور مراتب کی کرے۔ اور ان تکالیف سے بچنا چاہے۔ جو ان کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔

یقیناً یاد رکھو۔ کہ ابتلاء اور امتحان ایمان کی شرط ہے۔ اس کے بغیر ایمان کامل ہوتا ہی نہیں۔ اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلاء ملتی ہی نہیں ہے۔ دنیا میں بھی عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ دنیوی آسائشوں اور نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے قسم قسم کی مشکلات اور رنج و تعب اٹھانے پڑتے ہیں۔ طرح طرح کے امتحانوں میں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔ تب کہیں جا کر کامیابی کی شکل نظر آتی ہے۔ اور پھر بھی وہ محض خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر خدا تعالےٰ جیسی نعمت عظمیٰ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ یہ بدون امتحان کیسے میسر آسکے۔

پس جو یہ چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو پائے۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ ہر ایک ابتلاء کے لئے طیار ہو جائے۔ جب اللہ تعالےٰ کوئی سلسلہ قائم کرتا ہے۔ جیسا کہ اس وقت اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ تو جو لوگ اس میں اولاً داخل ہوتے ہیں۔ ان کو قسم قسم کی تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ ہر طرف سے گالیاں اور دھمکیاں سننی پڑتی ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ کوئی کچھ۔ یہاں تک کہ ان کو کہا جاتا ہے کہ ہم تم کو یہاں سے نکال دیں گے۔ یا اگر ملازم ہے۔ تو اس کے [illegible] کے منصوبے ہوتے ہیں۔ جس طرح ممکن ہوتا ہے تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو جان لینے سے دریغ نہیں کیا جاتا ایسے وقت میں جو لوگ ان دھمکیوں کی پرواہ کرتے ہیں۔ اور امتحان کے ڈر سے کمزوری ظاہر کرتے ہیں۔ یاد رکھو۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کے ایمان کی ایک پیسہ بھی قیمت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ابتلاء کے وقت خدا سے نہیں۔ انسان سے ڈرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عظمت و جبروت کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ بالکل ایمان نہیں لایا۔ کیونکہ دھمکی کو اس کے مقابلہ میں وقعت دیتا اور ایمان چھوڑنے کو طیار ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ صالحین میں داخل ہونے سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ خلاصہ اور مفہوم ہے اس آیت کا ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ فاذا اوذی فی اللہ۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک وہ بزدلی کو نہ چھوڑے گی۔ اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے طیار نہ رہیگی۔ وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی۔ تم نے اس وقت خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ تم کو ستایا جائے۔ گالیاں سننی پڑتی ہیں۔ قوم اور برادری سے خارج کرنے کی دھمکیاں ملتی ہیں۔ جو جو تکالیف مخالفوں کے خیال میں آسکتی ہیں۔ ان کے دینے کو وہ موقعہ ہاتھ سے نہیں دیتے۔ لیکن اگر تم نے ان تکالیف اور مشکلات اور ان موذیوں کو خدا نہیں بنایا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کو خدا مانا ہے۔ تو ان تکالیف کو برداشت کرنے پر آمادہ رہو۔ اور ہر ابتلاء اور امتحان میں پورے اترنے کے لئے کوشش کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کی توفیق اور مدد چاہو۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ تم صالحین میں داخل ہو کر خدا جیسی عظیم الشان نعمت کو پاؤ گے۔ اور ان تمام مشکلات پر فتح پا کر دارالامان میں داخل ہو جاؤ گے"۔

خدمت دین کا آخری وقت

"میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے۔ کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے۔ اور ابھی بہت وقت باقی ہے تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے۔ وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالےٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے اسوقت صدق و وفا دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے۔ کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بد قسمت وہ ہے۔ جو اس موقعہ کو کھو دے۔ نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ بلکہ کوشش کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگو۔ کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے [illegible] کے لئے کوشش کرو۔ اور اس راہ پر چلو۔ جو میں نے پیش کی ہے"۔

حقیقی پاکیزگی حاصل کرو

۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو حقیقی پاکیزگی اور تقویٰ و طہارت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایک تقریر کی جس میں فرمایا:۔

"میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جب انسان نفسِ امارہ کے پنجہ میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی تدبیروں میں لگا ہوا ہوتا ہے۔ تو اس کا نفسِ امّارہ خدا تعالےٰ کے نزدیک لوامہ ہو جاتا ہے۔ اور ایسی قابلِ قدر تبدیلی پا لیتا ہے۔ کہ یا تو وُہ امارہ تھا۔ جو لعنت کے قابل تھا۔ اور یا تدبیر اور تجویز کرنے سے وُہی قابلِ لعنت نفسِ امارہ لوامہ ہو جاتا ہے۔ جس کو یہ شرف حاصل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ بھی اس کی قسم کھاتا ہے۔ یہ کوئی چھوٹا شرف نہیں ہے۔ پس حقیقی تقوےٰ اور طہارت حاصل کرنے کے واسطے اول یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے۔ اور ممکن ہو۔ تدبیر کرو۔ اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بد عادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کرو۔ ان مقامات کو چھوڑ دو۔ جو اس قسم کی تحریک کا موجب ہو سکیں۔ جس قدر دُنیا میں تدبیر کی راہ کھلی ہے۔ اس قدر کوشش کرو۔ اور اس سے نہ تھکو۔ نہ ہٹو۔

دُوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کیلئے جو خدا تعالےٰ نے سکھایا ہے۔ وُہ دعا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ چونکہ بہت سے لوگ دُنیا میں ایسے ہی ہیں جو اس نقطہ سے جو دعا ہے بہت دُور رہ جاتے ہیں۔ اور وُہ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ یہ تو ان کی اپنی غلطی۔ اور کمزوری ہے۔ جب تک کافی وزن نہ ہو۔ خواہ زہر یا تریاق۔ اس کا اثر نہیں ہوتا۔ کسی کو بھوک لگی ہوئی ہو۔ اور وُہ چاہے۔ کہ ایک دانہ سے پیٹ بھر لے۔ یا تولہ بھر غذا کھالے۔ تو کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ سیر ہو جائے۔ کبھی نہیں۔ اسی طرح جس کو پیاس لگی ہوئی ہو۔ ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس کب بجھ سکتی ہے۔ بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہیئے۔ کہ وُہ کافی غذا کھائے۔ اور پیاس بجھانے کے واسطے لازم ہے۔ کہ کافی پانی پیوے۔ تب جا کر اس کی تسلی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح دُعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور جلدی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہیئے۔ جب تک دُعا اپنا پورا اثر نہ دکھلائے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں۔ وُہ غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دُعا بہت عمدہ چیز ہے۔ اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالےٰ دُعا کے ذریعہ سے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دُعا [illegible] شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دُنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دُور ہوتی ہیں۔ دُشمنوں کے منصوبہ سے یہ بچا لیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دُعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات یہ دیتی ہے۔ اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وُہ شخص ہے۔ جس کو دُعا پر ایمان ہے۔ کیونکہ وُہ اللہ تعالےٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے۔ کہ وہ قادر کریم خُدا ہے۔

تیسرا پہلو جو قرآن سے ثابت ہے۔ وُہ صحبتِ صادقین ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین۔ یعنی صادقوں کے ساتھ رہو۔ صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ ان کا نور۔ صدق۔ استقلال دوسروں پر اثر ڈالتا ہے۔ اور ان کی کمزوریوں کو دُور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ تین ذریعے ہیں۔ جو ایمان کو شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور اسے طاقت دیتے ہیں۔ اور جب تک ان ذرائع سے انسان فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اس وقت تک اندیشہ رہتا ہے۔ کہ شیطان اس پر حملہ کر کے اس کے متاعِ ایمان کو چھین نہ لے جائے۔ اسی لئے بہت بڑی ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ مضبوطی کے ساتھ اپنے قدم کو رکھا جائے۔ اور ہر طرح سے شیطانی حملوں سے احتیاط کی جائے۔ جو شخص ان تینوں ہتھیاروں سے اپنے آپ کو مسلح نہیں کرتا مجھے اندیشہ ہے۔ کہ وُہ کسی اتفاقی حملہ سے نقصان اُٹھائے۔

صرفِ ترکِ شر کافی نہیں

قرآن شریف صرف اتنا ہی نہیں چاہتا۔ کہ انسان ترکِ شر کر کے سمجھ لے۔ کہ بس اب میں صاحبِ کمال ہو گیا۔ بلکہ وُہ تو انسان کو اعلےٰ درجہ کے کمالات اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے۔ اور اس سے ایسے اعمال و افعال سرزد ہوں۔ جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں۔ اور ان کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے میں اس بات کو بار بار کہتا ہوں۔ کہ تم میں سے کوئی اپنی ترقی اور کمال روحانی کی یہی انتہا نہ سمجھ لے۔ کہ میں نے ترکِ بدی کی ہے۔ صرف ترکِ بدی نیکی کے کامل مفہوم اور منشار کو اپنے اندر نہیں رکھتی۔ بار بار ایسا تصور کرنا کہ میں نے خون نہیں کیا۔ خوبی کی بات نہیں۔ کیونکہ خون کرنا ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے۔ یا یہ کہنا۔ کہ زنا نہیں کیا۔ کیونکہ زنا تو کنجروں کا کام ہے۔ نہ کسی شریف انسان کا۔ ایسی بدیوں سے پرہیز زیادہ سے زیادہ انسان کو بدمعاشوں کے طبقہ سے خارج کر دیگا۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ مگر وُہ جماعت (جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایسے اعمال صالحہ کئے۔ کہ خدا ان سے راضی ہو گیا۔ اور وُہ خدا تعالےٰ سے راضی ہو گئے) صرف ترکِ بدی ہی سے نہ بنی تھی۔ انہوں نے اپنے [illegible] خدائی رضا حاصل کرنے کے لئے ہیچ سمجھا۔ خدا کی مخلوق کو نفع پہونچانے کے واسطے اپنے آرام و آسائش کو ترک کر دیا۔ تب جا کر وُہ ان مدارج اور مراتب پر پہنچے۔ کہ آواز آگئی۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ"

خُدا کی تمام مخلوق سے ہمدردی کرو

"خدا تعالےٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا۔ کہ وُہ اسے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دُنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جائے۔ اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے۔ تو کیا وُہ آقا جس کا کہ وُہ خادم ہے۔ اس اپنے دوست سے خوش ہوگا۔ کبھی نہیں حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اُس نے نہیں دی۔ مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک گویا مالک کے ساتھ حسنِ سلوک ہے۔ خدا تعالےٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے۔ کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالےٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے۔ وُہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے۔ جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالےٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا جب انسان خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے۔ اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے۔ تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جاتے ہیں وُہ اخلاق خدا کے لئے نہیں ہوتے۔ اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

"یاد رکھو۔ ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آجکل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا۔ کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ تم خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وُہ کوئی ہو۔ ہندو ہو۔ یا مسلمان یا کوئی اور میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا۔ جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں۔ کہ اگر ایک بشیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جائے۔ اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جائیں۔ تو جس قدر تل اس کو لگ جائیں۔ اس قدر دھوکہ اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو۔ جو اللہ تعالےٰ نے دی ہے۔"

جماعت احمدیہ مزنگ کے ایڈریس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر

چھوٹے اور بڑے سب ملکر کام کرو

مرتبہ جناب شیخ یوسف علی صاحب بی اے پرائیویٹ سکرٹری

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیام گاہ پر ممبرات لجنہ اماء اللہ مزنگ (لاہور) نے حضورؓ کی خدمت میں

ایک ایڈریس

پیش کیا۔ جس کے جواب میں حضورؒ نے فرمایا:۔

میں جماعت مزنگ سے خوش ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اُسے نیک کام کرنے کی توفیق ملتی رہے۔

حضورؒ نے کشمیر کے چندہ کی وصولی کے متعلق فرمایا۔ اس کام کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اس طرح کام میں لگے رہنے سے ایک تو انسان لغو باتوں سے بچتا ہے۔ اور دوسرے نیک کاموں کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ اس کے لئے یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ ایک دو دن کا کام نہیں۔ بہت ممکن ہے۔ کہ

ایک یا ڈیڑھ سال

یا اس سے بھی زیادہ عرصہ اس کام کے لئے درکار ہو۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک ہی دفعہ چندہ کی وصولی کے لئے کوشش کر کے بیٹھ نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ بار بار وصولی کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے

مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جماعت احمدیہ مزنگ (لاہور) نے بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جسے میاں محمد یوسف صاحب ملک پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ مزنگ نے پڑھا۔ حضورؒ نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

مزنگ کی جماعت کے متعلق ایک عرصہ سے جو رپورٹیں مجھے ملتی رہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ جماعت

کام کرنے کی کوشش

کرتی رہی ہے۔ اس لئے آپ کی جماعت اس بات میں تعریف کی مستحق ہے۔ جماعتوں کی ضرورت ہمیشہ اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ

تعاون کے ساتھ

اور مل کر کام کرینگی۔ کیونکہ جماعتوں کی ترقی ہمیشہ متفرقہ طاقتوں میں ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء اس لئے آتے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ کمزور اور طاقتور دونوں مل کر کام کریں۔ جماعتوں میں گنہگار لوگ بھی ضرور ہوتے ہیں۔ ان کے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ جماعتیں کام کرنا چھوڑ دیں۔ بلکہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ تمام افراد

مجموعی زور سے

کام کریں۔ اور یہی غرض جماعتوں کے بنانے سے ہوتی ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ کمزور باوجود کمزوریوں کے اور طاقتور اپنی طاقت کے ساتھ مل کر کام کرتے چلے جائیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ وہ دن لے آئے جس کے لئے انبیاء کو اللہ تعالیٰ بھیجتا رہا ہے۔

جماعت کی ترقی دو ہی طریق سے ہوسکتی ہے۔ اوّل

آپس میں محبت اور پیار

سے۔ دوسرے تبلیغ سے۔ بہت سے لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ دوسروں سے نہیں ملتے۔ اور بہت سے لوگ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتے ہیں۔ اور اس اپنی کمزوری کی وجہ سے وہ ان لوگوں سے نہیں ملتے۔ جن کو وہ معزز سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر ہم نے خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنا ہے۔ تو پھر چھوٹوں اور بڑوں کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔

انبیاء کی جماعتوں

میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ منافق بھی ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم کسی دینی کام میں منافقوں کی وجہ سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ تو ہم

منافقت کا بہانہ

ڈھونڈتے ہیں۔ اس قسم کے بہانے ڈھونڈ کر ہمیں ایک دوسرے کی ہمدردی اور تبلیغ کے کام سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ سب مومن آپس میں بھائی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ امداد۔ اور تعاون کیا جائے۔ امیروں کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ غریب ہمارے بھائی ہیں۔ اور غریب اس بات کو مدنظر رکھیں۔ کہ جس نے زیادہ حصہ نہ لیا۔ وہ اسلئے نہیں ہوتا۔ غرباء بایہ کہتے ہیں۔ کہ امیر لوگ ہم کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ پہلے جب کوئی اپنے آپ کو ذلیل سمجھتا ہے۔ تو تبھی یہ دوسروں کے متعلق یہ خیال کرتا ہے علاوہ ازیں اپنے آپ کو ذلیل سمجھنا خود اپنے

نفس کی کمزوری

ہے۔ اور یہ نفس کے بہانے ہیں۔

تبلیغ بہت بڑی چیز ہے۔ ہر شخص جماعت میں سے اگر یہ سمجھے کہ ہم ایک عرصہ میں دُگنے ہو جائیں گے۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ہم کیوں کامیاب نہ ہوں۔ باوجود کمزور ہونے کے خدا تعالیٰ کے فضل سے

ہمارا رُعب ہے

جو مصیبت آتی ہے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ احمدیوں کی طاقت کی وجہ سے ہے۔ اور اسی کے متعلق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ لوگ اب تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ احمدیوں کے پاس بڑی طاقت ہے۔ جو لوگ ڈرپوک تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ احمدیت سچی تو تھی۔ مگر ہم لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں مانتے تھے اب ان میں طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر اب کمزوروں کو جرأت دلانی چاہیئے۔ اور انہیں بتانا چاہیئے۔ کہ اب تو ہم دُنیا کے لئے بلا بن گئے ہیں۔ ہمارے اندر شامل ہونے سے اب ڈر کس بات کا ہے۔ اصل میں احمدیت کے لئے مسائل کی وجہ سے روک نہیں۔ جتنی ڈر کی وجہ سے روک ہے۔ مگر صداقت کے پھیلانے میں تمہارے لئے کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ اپنے اندر

اصلاح کی کوشش

کرو۔ اور دوسروں کی بھی اصلاح کی کوشش کرو۔ لِمَ تَقُولُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کے معنی یہ ہیں۔ کہ غلط دعوے نہ کریں۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ نیکی نہ کریں۔ بکمل صحت کے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہ لوگ ایک دوسرے کو صحت کے قیام کے لئے کہتے نہ ہوں۔ دوران سلوک میں کمزوریاں تو ہوتی ہی ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ تبلیغ کو چھوڑ دیا جائے۔ ایسے عذرات محض

وہم اور نفس کے دھوکے

ہیں۔

بہرحال جماعت کو یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے

دُگنا ہونا ہے۔

اگر ہم ارادہ کر کے کام شروع کر دیں۔ تو دُنیا احمدیت کے لئے تیار ہے۔ وگرنہ سستی ہماری طرف سے ہی ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے ہی

کام میں کمی

ہوتی ہے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معتقدات ایمانیہ

زمیندار کا سفید جھوٹ

زمیندار ۶ دسمبر میں کسی بد باطن کا ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ افترا کیا گیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضور کو نہ تو خداوند تعالےٰ کے قادر مطلق ہونیکا یقین ہے۔ اور نہ کسی نبی کی عزت ان کے دل میں ہے۔ بلکہ توہین انبیاء علیہم السلام ان کا عین مشن ہے۔ ملائکہ کے وجود خارجی سے آپ انکار کرتے ہیں۔ معجزات کے متعلق آپ نے مسمریزم کا لفظ مقرر کیا ہے۔ اہل بیت کی توہین کی۔ ان سب باتوں کے بعد آپ نے جہاد کو حرام قرار دیا۔ جو سورۂ انفال سورۃ توبہ کے منسوخ کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ تمام امت مسلمہ کو یہ فخر ہے۔ کہ ہمیں جو کتاب عطا ہوئی ہے۔ اس کا کوئی حصہ بھی تا قیام قیامت منسوخ نہیں ہوسکتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی۔ اور گالیاں دیں۔ معراج جسمانی کے بھی آپ منکر ہیں۔ معجزۂ شق القمر بھی آپ نے نہیں مانا"

ان سطور کے لفظ لفظ میں جس افترا اور کذب بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کی حقیقت واضح کرنے کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر امر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پیش کرکے اس تلبیس کا پردہ چاک کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملکہ وکٹوریہ کو دعوت اسلام دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اس نے میرے پر ظاہر کیا۔ کہ وہ اکیلا اور غیر متغیر اور قادر اور غیر محدود خدا ہے۔ جس کی مانند اور کوئی نہیں" (تحفہ قیصریہ ص۱۷)

اپنی جماعت کو ہدایات دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ کہ وہ یقین کریں۔ کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔" (کشتی نوح ص۱۰)

الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

"اسکی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جسکی کوئی بیوی نہیں۔ اور وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جسکی کوئی طاقت کم نہیں (ص۹)

عظمت انبیاء

پھر کہا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں کسی نبی کی عزت نہیں حالانکہ یہ بھی سر بسر جھوٹ ہے۔ آپ فرماتے ہیں

انبیاء روشن گہر ہستند لیک ۞ ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے

پھر فرماتے ہیں:۔ "اگر یہ اعتراض ہے۔ کہ کسی نبی کی توہین کی ہے اور وہ کلمۂ کفر ہے۔ تو اس کا جواب یہی ہے۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تعظیم سے دیکھتے ہیں۔ (انوار الاسلام ص۳۴)

ملائکہ کا وجود

ملائکہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں "میں ملائک کا منکر بھی نہیں بلکہ میں اسی طرح ملائک کو مانتا ہوں۔ جیسا کہ شرع میں مانا گیا"

پھر فرماتے ہیں۔ "قرآن شریف نے جس طرز سے ملائک کا حال بیان کیا ہے وہ نہایت سیدھی اور قریب قیاس راہ ہے۔ اور بجز اس کے ماننے کے انسان کو کچھ بن نہیں پڑتا۔ (توضیح مرام ص۳۷)

چشمۂ معرفت میں فرماتے ہیں:۔

"فرشتوں پر ایمان لانے کا یہ راز ہے۔ کہ بغیر اس کے توحید قائم نہیں رہ سکتی۔ اور ہر ایک چیز کو اور ہر ایک تاثیر کو خدا تعالیٰ کے ارادہ سے باہر ماننا پڑتا ہے۔ اور فرشتہ کا مفہوم تو یہی ہے۔ کہ فرشتے وہ چیزیں ہیں۔ جو خدا کے حکم سے کام کر رہی ہیں۔ ... جبکہ یہ قانون ضروری اور مسلم ہے۔ تو پھر جبرئیل اور میکائل سے کیونکر انکار کیا جاوے" (ص۲۰۲ حاشیہ)

معجزات پر ایمان

پھر کہا جاتا ہے۔ معجزات کے متعلق آپ نے مسمریزم کا لفظ استعمال کیا۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

معجزات انبیاء سابقین ۞ آنکہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ ز جان و دل ایمان آورم ۞ ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

(سراج منیر)

اہل بیت نبوی کی عزت

اہلبیت کی تعظیم بھی آپ کے رگ و ریشہ میں ساری تھی۔ آپ فرماتے ہیں

جان و دلم فدائے جمال محمد است ۞ خاکم نثار کوچۂ آل محمد است (آئینہ کمالات اسلام)

نیز فرماتے ہیں:۔

"ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے۔ وہ معنی اس میں موجود نہ تھے۔ بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔ اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی تباہ ہو گیا۔ وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا۔ وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام

پھر کہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ آپ فرماتے ہیں "ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں۔ اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو انکی شان بزرگ کے خلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے" (ایام الصلح ٹائیٹل پیج ص۲)

نیز فرماتے ہیں:۔

"میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں۔ ... میں اسکی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے۔ کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا" (کشتی نوح ص۱۶)

"جس حالتمیں ہم حضرت عیسیٰؑ کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں۔ تو پھر کیونکر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں"۔ (کتاب البریہ)

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض سخت الفاظ کے مورد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ "یسوع" ہے اور وہ بھی ان صفات سے متصف یسوع کہ

"جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ڈاکو اور بٹ مار رکھا۔ اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ میرے بعد سب جھوٹے آئیں گے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

معراج نبوی

پھر کہا ہے۔ کہ آپ معراج جسمانی کے منکر تھے۔ سو یہ صحیح ہے مگر کیا معترض کو زاد المعاد کا یہ حوالہ یاد نہیں رہا۔ کہ وقد نقل ابن اسحٰق عن عائشۃ ومعاویۃ انھما قالا انما کان الاسراء بروحہ ولم یفقد جسدہ ونقل عن الحسن البصری نحو ذالک (جلد اول ص۳۰۲)

حضرت عائشہ حضرت معاویہ اور حضرت حسن بصری بھی یہی کہتے تھے۔ کہ معراج جسم خاکی کے ساتھ نہیں ہوا۔

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ "زمیندار" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو کچھ لکھا۔ جھوٹ اور افترا پر مبنی ہے اور اس کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ لوگوں کو خواہ مخواہ گمراہ کیا جائے

بیت المقدس میں مسلمانانِ عالم کی کانفرنس

مفتی اعظم فلسطین کا خطبۂ استقبالیہ

فلسطین میں مؤتمر اسلامی کے پریزیڈنٹ صاحب کے خطبۂ استقبالیہ کا ترجمہ برادر محترم مولوی اللہ دتہ صاحب جالندھری مبلغ شام نے ناظرین الفضل کی ضیافت طبع کے لئے بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کیا ہے۔ جس کے لئے ہم مولوی صاحب کے ممنون ہیں۔ (ایڈیٹر)

احباب میں حضرات کو معلوم ہے۔ کہ مورخہ ۷ دسمبر سے بیت المقدس (یروشلم) میں مؤتمر اسلامی منعقد ہو رہی ہے مجلس اسلامی کے پریزیڈنٹ الحاج امین آفندی الحسینی نے مؤتمر میں شرکت کے لئے تمام اکناف عالم کی مقتدر ہستیوں کو دعوت دی تھی۔ قریباً تین صد نمائندے شریک اجلاس ہیں۔ مفتی اعظم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی مدعو کیا تھا۔ بلکہ بالآخر بذریعہ تار یہ بھی وعدہ لیا۔ کہ ہم آپ کے نمائندے کو بھی شامل کرنے کے لئے تیار ہیں حضور نے ۳ نومبر کو بذریعہ تار خاکسار کو شرکت کی کوشش کے لئے ارشاد فرمایا۔ مگر اس عرصہ میں تنگ ظرف علماء اور نفوذ احمدیت سے خائف مشائخ کا ایک گروہ آمادۂ مخالفت ہو گیا۔ اس لئے مفتی اعظم اپنے وعدہ کو پورا نہ کر سکے۔ بہرحال کانفرنس شروع ہے۔ ارادہ ہے۔ کہ قارئین الفضل کے ازدیاد علم کے لئے کانفرنس کے خاتمہ پر اس کے کوائف کا خلاصہ بھیج دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کانفرنس کے روح رواں مولانا شوکت علی صاحب ہیں۔ ان کے علاوہ سر محمد اقبال صاحب اور مولانا شفیع داؤدی صاحب بھی ہندوستان سے شامل کانفرنس ہیں۔ اس قسط میں ہم مفتی اعظم کے خطبۂ استقبالیہ کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ یہ خطبہ مسلمانان عالم کی زبون حالی اور آسمانی مصلح کی ضرورت کا بہترین گواہ ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تصدیق ہے کہ ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اس خطبہ کا من وعن ترجمہ یہ ہے:۔

اللہ ولی التوفیق کے نام اس کی مدد اور قوت سے ہم آج اس مبارک رات میں جو لیلۃ الاسراء ہے اور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو المسجد الحرام سے المسجد الاقصیٰ کا اسراء کرایا گیا اس عظیم الشان اسلامی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہیں۔ میں خدائے بلند کی حمد کرتا ہوں۔ جس نے اسلام اور ایمان کے ذریعہ ہمیں متحد کیا۔ اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کی یہاں تک کہ ہم بھائی بھائی بن گئے۔ پھر میں رسول امین پر صلوٰۃ اور درود بھیجتا ہوں۔ جس نے اخوت صادقہ کی اعلیٰ مثال ان الفاظ میں بیان فرمائی کہ مومن اپنی محبت اور باہمی سلوک و ملاطفت میں ایک جسم کی مانند ہیں کہ اس کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے۔ تو باقی اعضاء بھی بے چین ہو جاتے ہیں۔ اور جس پر خدا تعالیٰ کا ارشاد انما المومنون اخوۃ نازل ہوا۔

بعد ازاں میں اپنے ... معزز بھائیوں کو مرحبا کہتے ہوئے ان کا بہت ہی شکر گزار ہوں۔ کہ ان کی اسلامی غیرت نے انہیں سفر کی صعوبتوں اور اخراجات کے برداشت کرنے اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے اپنی مساعی جمیلہ صرف کرنے پر آمادہ کیا۔ اور انہوں نے اس مؤتمر کی دعوت کو قبول کیا۔ خدا انہیں جزا دے اهلاً وسهلاً ومرحباً۔

معزز بھائیو! ایک لمبی غفلت کے بعد جس نے مسلمانوں کو غصب شدہ مال کی طرح کر دیا تھا۔ اب مسلمانوں میں عام طور پر یہ احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ انہیں اتفاق و اتحاد اور باہم مشورت کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ دور دراز کے وفود کا لمبے فاصلوں کو طے کر کے تعب و مشقت جھیل کر ہم تک پہنچنا اور اس مبارک رات میں اس مبارک مسجد اقصیٰ کے زیر چھت ان ہزاروں (ناظرین وغیرہ) لوگوں کا اجتماع خود واضح دلیل ہے۔ کہ جنسیت۔ زبان اور ملکوں کا اختلاف ہمیں اتحاد سے نہیں روک سکتا۔ اور مسلمان اس بات کو سمجھ گئے ہیں۔ پس خدا کا شکر ہے جس نے اس دین قیم کے ذریعہ ہمارے دلوں اور زبانوں کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ متحد کر دیا۔

ہاں اے معزز بھائیو! اس لمبی مدہوشی نے جو مسلمانوں پر صدیوں سے طاری تھی۔ موقعہ غنیمت جان کر امت مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور ہمیشہ مصائب و آفات پے در پے امت اسلامیہ اور اس کے ملکوں پر نازل ہوئیں۔ اور تباہی و بربادی کے بعد دیگرے فرقوں اور شہروں کو تباہ کرتی گئی۔ یہاں تک کہ مسلمان چاروں طرف سے بلاؤں میں گھر گئے۔ اور خدا کا فرمان پورا ہوا۔ فاصابهم سيئات ما عملوا نیز وما كان ربك ليهلك القرى بظلم واهلها مصلحون

بھائیو! خدا اپنی نعمتوں کو کسی قوم سے نہیں چھینتا جب تک وہ اپنے حالات نہ بدل لیں۔ پس مسلمانوں کو جو پہنچا۔ یعنی سرفرازی کے بعد سرنگونی۔ عزت کے بعد ذلت۔ قوت کے بعد ضعف اور کثرت کے بعد قلت۔ یہ صرف اور صرف دین قویم کے طریقوں سے انحراف۔ اس کے اصول کی توہین۔ اس کے قواعد کی خلاف ورزی اور اس کے احکام کو ترک کر دینے کا نتیجہ ہے ورنہ یہ دین وہ تھا جو مسلمانوں کی دینوی اور اخروی سعادت کا کفیل تھا جیسا کہ تاریخ الاسلام سے ظاہر ہے۔ یقیناً ہم نے خدا کو بھلا دیا اور اس نے ہمیں چھوڑ دیا۔ ہم نے خدا کو بھلایا اس نے ہماری جانوں کو بھلوا دیا۔ ہم نے اس کی کتاب پر عمل چھوڑا اس نے ہمیں ترک کر دیا۔ اور ہم پر ہمارے گناہوں کے سبب بے رحم اور خدا سے نڈر لوگ مسلط کر دئے گئے اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ؎

وكيف يذل المسلمون وفيهم
كتاب الله يتلى كل يوم ويعظم
عصينا وخالفنا فحاقت غمادنا
وحكمت فينا اليوم من ليس يرحم

اسلام دنیا میں بلند ترین اصول اور محکم قواعد لے کر آیا۔ اور وہ ہمیشہ اپنے سچے متبعین کو ترقی۔ بلندی اور سعادت سے بہرہ اندوز کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بزرگی اور سرداری کے لئے زمانہ بھر میں وہ نامزد ہو گئے اور اوراق تاریخ نے ان کے ناقابل فراموشی کارنامے محفوظ کر دئے۔ ہاں جب سے مسلمانوں نے امر کو چھوڑا اور قرآن پاک کی تعلیمات سے دور ہو گئے۔ ان کی حالت خراب ہو گئی اور جہالت۔ استبداد اور تسلط ان پر چھا گیا۔ اور تمام چھوٹی بڑی قومیں ہر طرف سے ان کو نوچ رہی ہیں۔ حالانکہ اس وقت ان کی تعداد ۳۵ کروڑ سے بھی زائد ہے۔ ان حالات کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی تھی۔ "یوشک ان تداعی علیکم الامم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتھا" کہنے والے نے عرض کیا تھا۔ کہ کیا حضور ہم اس وقت تھوڑے ہوں گے فرمایا نہیں بلکہ تم بہت ہو گے۔ مگر سیلاب کے کوڑا کرکٹ کی طرح ہو گے اور خدا دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب دور کر دے گا۔ اور تمہارے دلوں میں "الوھن" پیدا ہو جائے گا عرض کیا الوھن کیا ہو گا۔ فرمایا۔ دنیا کی محبت اور موت کا خوف

اے بھائیو! مسلمانوں کی حالت جبکہ ہم سب جانتے ہیں بیداری اور ہوشیاری کی متقضی ہو۔ اور یہ کہ ان تمام خطرات اور ان تمام قوتوں کے مقابلہ کے لئے ہم سب ایک ہاتھ کی طرح متفق العمل ہو جائیں۔ جو کہ اسلام کے گرانے، اسکی وحدت کو توڑنے۔ اور اسکی شان کو کمزور کرنے کے لئے معرض عمل میں آرہی ہیں جب تک اہل اسلام کے نفوس میں اسلام قوی اور ان پر محیط تھا۔ اس وقت تک مسلمانوں پر غلبہ کی کسی کو طمع پیدا نہیں ہوئی۔ کیونکہ صحیح الاسلام مسلم جس کا شعار اللہ اکبر ہے باطل کے آگے نہیں جھکتا۔ اور کمزوری، ذلت اور ضعف کا شکار نہیں ہوتا۔ و للّٰہ العزۃ و لرسولہ و للمومنین۔ جب اہل دنیا کو اس تاثیر اور حقیقت کا علم ہوا۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ مسلمانوں پر غلبہ کی یہی سبیل ہے۔ کہ ان کی نظروں میں دینی اہمیت کو کم کیا جائے۔ اور ان کے ایمان و عقائد کے اصولوں کو گرایا جائے۔ تب مسلمانوں میں اس تمدن کی ترویج کی بنیاد رکھی گئی جو الحاد دینی کمزوری اور دنیاوی بیزاری پر مشتمل ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو دین حنیف سے نکالنے کے لئے درسگاہوں اور دیگر اداروں کے ذریعہ عظیم الشان کوششیں شروع کر دی گئیں۔ پس مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس دین و دنیا کو خراب کرنے والی تہذیب کی بجائے اسلامی تہذیب اختیار کریں۔ اور دنیا کو اسلامی تہذیب اور اخوت کی طرف عام دعوت دیں یہی مخلصی اور ہدایت کی راہ ہے۔ فرمایا۔ ولتکن منکم امۃ الخ

اے محترم بھائیو! اکثر اسلامی ممالک اپنی عزت اور طاقت کو کھو چکے ہیں۔ اور ان سب کے کندھے مصائب و مشکلات سے بوجھل ہو رہے ہیں۔ لیکن فلسطین، یہ مقدس ملک جس نے اس مؤتمر کا اہتمام کیا ہے۔ ابھی ان سب سے خطرناک مصیبت کا سامنا ہے۔ اور وہ مصیبت ان بلاد عربیہ اسلامیہ مقدسہ کو خالص یہودی وطن بنا دینے کی دھمکی دے رہی ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وامرھم شوریٰ بینھم" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ "المسلم للمسلم کالبنیان یشد بعضہ بعضاً" کے ماتحت ہم نے ضروری سمجھا۔ کہ اس خطرناک امر نیز دیگر مہتم بالشان امور اسلامیہ پر بحث کے لئے تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس مؤتمر عظیم میں شرکت کی دعوت دیں۔ کیونکہ فلسطین کو اپنی دینی و جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے اور نیز اس لئے کہ اسی جگہ مسجد اقصیٰ ہے۔ جو پہلا قبلہ تھی۔ اور ثالث المسجدین ہے۔ اسی جگہ اسراء ہوا۔ اور اسی جگہ سے معراج ہوا اور اسی مقام پر موضع "البراق" ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی نظر میں خاص اہمیت حاصل ہے

اس کانفرنس کا مقصد کسی امت پر زیادتی کرنا، کسی دین پر دھاوا بولنا۔ یا کسی سے مخاصمت پیدا کرنا نہیں ہے۔ صرف یہ مقصد ہے کہ مسلمان اپنی صلاحیت کے لئے متفق اور متحد ہو کر عمل پیرا ہوں۔ اسلام اور سلامتی ایک ہی منبع سے نکلتے ہیں۔ لہذا مسلمان اپنے لئے اور دنیا بھر کی قوموں اور جمعیتوں کے لئے خیر کے ہی طالب ہیں۔ اور یہی ان کا ارادہ ہے

اس عظیم الشان مؤتمر کی کامیابی سے بہت بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ تعاون اسلامی کے طریقوں کی اشاعت، مسلمانوں کی شرعی اجتماعی ذمہ داری کے لئے بیداری، اخوت اسلامیہ کی روح کی ترقی، دین اسلام کی حفاظت اس کے مبادی اور عقائد کو الحاد سے بچانا، اسلامی تہذیب و تمدن کا پھیلانا اور دیگر واجب العمل امور کے لئے یہ مؤتمر مضبوط بنیاد ثابت ہوگی۔ پس آؤ کہ ہم سب خدا سے توفیق اور اعانت چاہتے ہوئے مقصد کی کامیابی کے لئے جادۂ عمل پر گامزن ہو جائیں۔ اس مؤتمر میں ہمارا نصب العین ارشاد باری "واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً" ... "بینکم بمعروف" ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں عالم اسلامی کی بیداری سے جس نے اپنے معزز نمائندوں کو بھیجا ہے مقصد کی کامیابی کی پوری امید ہے۔ اور یہ کہ ہم متحد ہو کر عمل کریں گے۔ خدا کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اللہ ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر

(جریدہ فلسطین عربیہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۱ء)

اس مؤتمر کی کارروائی کا خلاصہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد ازاں ارسال کروں گا۔ والسلام

خاکسار

اللہ دتا جالندھری از حیفا فلسطین ۸ر دسمبر ۱۹۳۱ء

مولوی ظفر علی کی گرفتاری

اور

معزز معاصر انقلاب

معزز معاصر انقلاب نے مولوی ظفر علی کی گرفتاری پر اظہار ہمدردی کیا تھا۔ مگر زمیندار نے اسے تعریض پر محمول کیا۔ اس پر معاصر موصوف نے حسب ذیل شذرہ تحریر کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ہم نے پہلے تو طعن نہیں کیا۔ لیکن جس حالت میں ہمدردی کو مخالفت "زمیندار" کی نگاہوں میں عیاں حیثیت رکھتی ہے۔ تو آج ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ کہاں کی شرافت ہے کہ زمیندار کی انکم (آمدنی) تو بیٹا اپنی عیاشی میں اڑا دے۔ باپ اسکی جگہ قید ہوتا پھرے۔ اور ٹیکس قوم ادا کرے؟ آج تک ہم یہ تو سنتے تھے۔ کہ فلاں اخبار سے حکومت نے ضمانت طلب کی۔ یا فلاں شخص کو عدالت نے جرمانہ دیا اور قوم نے چندہ فراہم کر کے بھر دیا۔ لیکن یہ آج ہی سنا۔ کہ ایک اخبار پر اس کی آمدنی کی وجہ سے ٹیکس لگایا گیا۔ اور وہ ٹیکس قوم بھر رہی ہے کیا چالیس ہزار روپے انکم ٹیکس دینے والے بھی بھیک مانگا کرتے ہیں؟

اگر قوم نے ٹیکس کی رقم پوری کر دی۔ تو "زمیندار" کے قرضخواہوں کے لئے وصول قرضہ کا ایک نہایت اچھا طریقہ نکل آئے گا۔ آج ٹیکس کے محکمے نے مولانا ظفر علی کو قید کر دیا۔ اور قوم ٹیکس کا روپیہ ادا کر رہی ہے۔ کل مسلم بنک کے ڈائرکٹر اپنے چونتیس ہزار روپے کے لئے مولانا کو قید کرا دیں گے۔ اور یہ روپیہ بھی قوم ہی سے وصول کیا جائے گا۔ پرسوں راجا اکرام اللہ خان نالش کر کے مولانا کو قید کرا دیں گے۔ اور وہ روپیہ بھی قوم ہی کے سر ڈالا جائے گا۔ اترسوں مالک مکان اس کرایہ کے لئے جو دو سال سے ادا نہیں ہوا دعویٰ کر کے مولانا کو قید کرا دے گا۔ اور وہ روپیہ بھی قوم ہی ادا کرے گی۔ اسی طرح پانچویں دن لالہ رنیت رائے ڈگری جاری کر کے مولانا کو قید کرا دے گا۔ الغرض پھر قوم ہی کی شامت آئے گی۔ کوئی نہ پوچھے گا۔ کہ جب "زمیندار" نے کسی قرضخواہ کا بھی روپیہ ادا نہیں کیا تو اسکی آمدنی کہاں جاتی ہے۔

اگر ایسا ہوا۔ تو ہمیں بہت مسرت ہوگی۔ کیونکہ غریب مسلمانوں کے بنک کا ڈوبا ہوا روپیہ بھی نکل آئے گا۔ دوسرے قرضخواہ بھی مطمئن ہو جائیں گے۔ اور "زمیندار" بھی قرضے کے بوجھ سے آزاد ہو جائے گا۔ قوم کو چالیس ہزار نہیں۔ بلکہ پچاس ہزار کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اب یہ سلسلہ ختم نہیں ہونے کا۔

لیکن کاش اس سلسلہ کے لئے "زمیندار" کوئی اور وقت منتخب کرتا۔ حالت تو یہ ہے کہ احرار اسلام موت و حیات کی کشمکش میں مصروف ہیں۔ مسلمانوں کی عزت ان کی کامیابی پر منحصر ہے۔ اس وقت قوم کا ایک ایک پیسہ احرار کے خزانے میں جانا چاہیئے تھا۔

نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ بیٹے کے اللے تللوں نے باپ کو یہ دن دکھایا۔ اگر "زمیندار" جیسے مقتدر پرانے اور محکم و استوار اخبار کی آمدنی سنبھال کر رکھی جاتی۔ تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ کہ اس اخبار کا مالک جسے کسی سیاسی تحریک میں قید ہونا چاہیئے تھا۔ دیوالیوں کی طرح "دیوانی گھر" میں بند ہے۔ یہ نوبت تو اس زمانے میں بھی نہ آئی تھی۔ جب "زمیندار" پے در پے ضمانتوں کی ضبطی۔ اور بالآخر چالیس ہزار روپے کے پریس کی ضبطی کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ یہ سب بیٹے صاحب کی مہربانیاں ہیں۔ اگر وہ آج بھی اپنے طور و طریقے درست کر لیں تو یہ چار ہزار روپیہ پندرہ دن کے اندر ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب قوم بے وقوف بن رہی ہو۔ تو کسی کو اپنی جان پر ظلم کرنے کی کیا ضرورت ہے ؎

"چو احمق در جہاں باقیست کس مفلس نمی ماند"

مولانا ظفر علی خان اور اے کلاس

ہیچ رحمے نہ برادر بہ برادر دارد
ہیچ شفقت نہ پسر را بہ پدر می بینم

زمیندار کی قربانیاں

"زمیندار کی قربانیوں۔ قرقیوں۔ جرمانوں اور ضبطیوں اور قیدوں کی فہرست بڑی طویل ہے۔ اور ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے نقطۂ نگاہ سے ان پر تبصرہ کرے۔ ان قربانیوں کی بنیاد خلوص پر قائم ہو۔ یا نہ ہو۔ سر دست ہمیں اس سے بحث نہیں لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا دنیا میں مہر پدری کا یہی حشر باقی رہ گیا ہے۔ کہ اپنے خون اور پسینے کی کمائی سے اپنی اکلوتی اولاد کیلئے دنیا بھر کا سامان عیش مہیا کرکے خود اسیر واجب الادا محصول کو ادا نہ کرنے کی پاداش میں جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کو اپنا رین بسیرا بنائے۔ مجبوراً اس معزز باپ کے قلب جگر اور دل و دماغ کی ساخت پر حیرت ہوتی ہے جو آج تک تحریک آزادی اور حریت کشی میں جیل جانے کا عادی تھا۔ آج ایک معمولی بازاری دیوالیہ کی مانند جیل میں بند ہے۔ اور اپنی صرف کردہ کمائی پر عدم ادائیگی محصول کی پاداش میں قید کی تکالیف برداشت کرنے پر مجبور ہے۔ کہ وہ صرف کردہ کمائی کہاں گئی۔ اور اس کسب حلال کا کیا حشر ہوا جس پر انکم ٹیکس کی چار ہزار رقم واجب الادا ہے۔ کیا یہ اسی جگر پارے کے کرتوت نہیں جس باپ کی کوششوں اور فاطر السموات والارض کی کرشمہ سازیوں نے انسان بنایا۔ کیا یہ اس لخت جگر کی بداعتدالیوں کا انجام نہیں جس نے باپ کو اپنے ماں جائے بھائیوں سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر رکھا ہے۔ کیا یہ اسی سعادت مند فرزند کی سلیقہ شعاریوں کا حشر نہیں جس نے زمیندار کی کمائی کو اچھی طرح ہضم کرکے ٹکا تک نہ چھوڑا ہے۔ کیا یہ اسی منتظم بیٹے کی کرشمہ سازیوں کا نتیجہ نہیں جس نے زمیندار کے عملہ کے ہزاروں ایثار پیشہ کارکنوں کے خون کو پی کر اپنی محفل ناؤ نوش کو گرم رکھا۔ حافظ علیہ الرحمۃ نے سچ کہا تھا ؎ "پسراں راہماں بدخواہ پدر می بینم"

مولانا ظفر علی خان اور اے کلاس

مقام حیرت ہے۔ کہ زمیندار کا عاقبت نااندیش اور حقیقت ناشناس عملہ مولانا کو اے کلاس دیئے جانے پر ناز کر رہا ہے۔ اور اس حقیقت سے قطعی طور پر خالی الذہن ہے۔ کہ آخر وہ کس جرم میں ماخوذ ہیں۔ سوال اے کلاس کا نہیں۔ روزانہ چھ آنے یا اس سے زیادہ کسی رقم کا نہیں۔ بلکہ جرم کی نوعیت کا ہے۔ اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ اے کلاس سے بھی بڑھ کر کسی اعلیٰ درجہ میں رکھے گئے ہیں۔ اور انہیں چھ آنہ یومیہ نہیں۔ بلکہ دو روپیہ روزانہ بطور خوراک ملیں گے۔ پھر کیا یہ چیزیں جرم کی نوعیت کو تبدیل کر دیں گی۔ اور انکم ٹیکس کی عدم ادائیگی کی قید کسی قومی قربانی میں تبدیل ہو جائے گی۔ یہ غلط اندیشی۔ کج فہمی بے بصری اور بے دماغی کی انتہا ہے۔

قوم کو انتباہ

حالات و کوائف قوم کے پیش نظر ہیں۔ یہ کہاں کی شرافت ہے کہ قوم تو ہر طرح کی امداد کرے۔ اور اختر علی خان گلچھرے اڑائے جائیں یہی نہیں۔ بلکہ انکم ٹیکس تک کی ادائیگی بھی قوم کے سپرد کی جائے۔ کیا بیٹے کو اپنا باپ عزیز نہیں۔ اگر بیٹا باپ کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور بدقسمتی سے باپ بھی اس کی اصلاح سے قاصر ہے۔ تو قوم کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے متعلق فیصلہ کرے۔ کہ اسے ان معاملات میں کیا کرنا چاہیئے کیا ایسے شخص کی امداد ضروری ہے۔ جو اپنی اولاد کے ہاتھوں مصیبت جھیلنے پر مجبور ہے۔ حالات سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ اور مجھے افسوس ہے کہ اپنے قلم کو اپنے ہی جگر میں تیرتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ لیکن کیا کروں مجبور ہوں"

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

(انقلاب ۲۳ دسمبر)

اسلامی سیاسیات میں ایک نئے فتنے کی ابتداء

(از قاضی نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ و میونسپل کمشنر راولپنڈی)

مسلم لیگ کے سالانہ جلسے کی صدارت کے لئے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا نام تجویز ہوا ہے۔ اس پر مولانا احمد سعید نے اعتراض و احتجاج کیا ہے۔ اور وجہ اس کی یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ چوہدری صاحب "مرزائی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے نزدیک باقی مسلمان کافر ہیں اور برطانوی حکومت خدا کی رحمت ہے"۔

میری ناچیز رائے میں مولانا موصوف کا اعتراض مسلمانان ہند کے سیاسی اعمال و افکار کے لئے ایک نیا زہر ثابت ہوگا۔ جو ہماری سیاست کو مسموم و مضمحل کر دیگا

میں مولانا کی شان کے خلاف کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ مگر ایک بات بالکل ظاہر ہے۔ یہ اعتراض مولانا کے سابق ریکارڈ اور روش کے منافی ہے۔ آج تک نہ خود مولانا نے اور نہ ان کے کسی رفیق و ہم خیال نے مسلم لیگ کے کسی سابق صدر کی نسبت اس کے مذہبی عقائد کی بنا پر کوئی اعتراض کیا۔ مثلاً سر علی امام مسلم لیگ کی صدارت کر چکے ہیں۔ وہ شیعہ ہیں۔ اور انکے عقائد اہل سنت کے نزدیک نہایت قبیح۔ باطل اور دلآزار ہیں۔ مگر آج مولانا احمد سعید یا ان کی جمعیت نے سر علی امام کی صدارت پر اظہار کراہت نہیں کیا

اس کے بعد ۱۹۲۸ء میں مہاراجہ محمود آباد صاحب مرحوم نے لیگ کی صدارت فرمائی وہ بھی شیعہ تھے۔ مگر کوئی اعتراض نہیں ہوا پھر مسٹر جناح ایک عرصہ سے لیگ کی روح بنے ہوئے ہیں کبھی مولانا یا ان کے رفقاء نے پوچھا ہے۔ کہ مسٹر جناح کے مذہبی عقائد کیا ہیں۔؟ یا ان کا دراصل نفس مذہب کے متعلق کیا خیال ہے؟

کل کی بات ہے دہلی میں آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت کے لئے ہز ہائی نس سر آغا خاں ولایت سے تشریف لائے مولانا کی "جمعیت العلماء ہند" ایک انجمن کی حیثیت سے اس کانفرنس میں شریک ہوئی۔ بلکہ جمعیت کے صدر مولانا کفایت اللہ صاحب نے راقم الحروف کی موجودگی میں ایک تقریر فرمائی۔ اس وقت خود سر آغا خاں کرسی صدارت پر جلوہ افروز تھے۔ اب خدا کے لئے اور حق و عدالت کے نام پر فرمایئے۔ کہ مولانا احمد سعید یا ان کے کسی ہم مسلک نے یہ پوچھا۔ کہ سر آغا خان کس قسم کے مسلمان ہیں۔ ان کے اپنے عقائد کیا ہیں۔ اور جس فرقے کے وہ امام ہیں۔ اس کا مذہب کیا ہے۔

خود مولانا ہمیشہ کانگرس میں شرکت فرماتے ہیں۔ اور اس کو ہندو اور مسلمان کی مشترکہ اور نمائندہ مجلس خیال کرتے ہیں۔ اس کے صدر اور کارکن مشرک و کافر ہوتے ہیں۔ پھر مولانا اور ان کی جماعت کا اشتراک کانگرس کو جائز ہے؟ اگر وہاں مذہب و عقائد کا سوال نہیں اٹھایا گیا۔ تو مسلم لیگ میں (کہ وہ بھی محض ایک سیاسی انجمن ہے) یہ سوال کیوں پہلی دفعہ اٹھایا گیا ہے۔ مسلم لیگ کے مقابلہ میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا مذہب سے زیادہ لگاؤ اور قرب ہے۔ اور اس کانفرنس کے صدر غیر مسلم بنائے گئے۔ (ڈاکٹر ٹریلیسائی) مگر مولانا یا کسی دوسرے نے اعتراض نہ کیا

عقائد کے بعد سیاسی رائے کا سوال آتا ہے۔ میں بخوف طوالت سر علی امام اور سر آغا اور سر محمد شفیع وغیرہ کی سیاسی آراء کا ذکر نہیں کروں گا اگرچہ مولانا کو اور ساری دنیا کو معلوم ہے۔ کہ وہ برطانوی حکومت کو کیسا خیال کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی مولانا کو انکار کی جرأت نہیں۔ کہ یہ سب بزرگ مولانا اور ان کے رفقاء کے اعتماد و تعاون کا فخر مختلف اوقات میں حاصل کر چکے ہیں

میں مولانا احمد سعید صاحب سے صرف ایک مختصر سوال کرتا ہوں۔ کہ کل ہی آپ میاں سر فضل حسین کی خدمت میں معہ اپنے دوستوں کے حاضر ہوئے۔ ان سے نہ صرف مشورہ کیا بلکہ استعانت فرمائی۔ کیا میاں صاحب موصوف برطانوی گورنمنٹ کو خدا کی طرف سے لعنت سمجھتے ہیں۔ آپ کی پوزیشن کے بودے پن پر مجھے شرم آ رہی ہے۔ خدا جانے آپ کا کیا حال ہو گا۔

اگرچہ میں مرزائی یا احمدی نہیں ہوا۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب لیگ کی صدارت کے لئے اس وقت اہل ترین آدمی ہیں۔ چوہدری صاحب نے رکن پنجاب کونسل اور گول میز کانفرنس کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے جس متانت اور ذہانت کا قطعی ثبوت دیا ہے۔ اسکی داد نہ دینا آئین عدل کے سخت خلاف ہے۔ پنجاب کے تمام مسلمانوں کو اس امر پر بجا طور پر ناز ہے۔ کہ چوہدری صاحب نے انگلستان میں ان کے مفاد کی نمائندگی غیر معمولی قابلیت کے ساتھ کی۔ ان حالات میں میں مولانا اور انکی جماعت کی خدمت گرامی میں ادب کے ساتھ عرض کروں گا۔ کہ وہ اپنا اعتراض واپس لے لیں۔ ورنہ ایک ایسے فتنے کا باب کھل جائیگا۔ کہ مسلمانوں کا کوئی جلسہ بلا خلل اور بلا تنازعہ نہ ہو سکیگا۔ اور اس فتنہ جاریہ کا ثواب ہمیشہ مولانا کی طرف منتقل ہوتا رہیگا۔

قادیان میں باموقعہ سکنی اراضی کے قطعات

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت قادیان کے محلہ جات دارالبرکات (بالمقابل ریلوے سٹیشن) اور دارالرحمت میں اچھے موقعہ کی اراضی قابل فروخت ہے۔ قیمت حسب موقعہ علیحدہ علیحدہ مقرر ہے۔ عام ریٹ برلب سڑک کلاں ۸/۔ ۲۷ اور ۸/۔ ۲۲ فی مرلہ اور اندرون محلہ ۸/۔ ۱۷ اور ۸/۔ ۱۵ اور ۸/۔ ۱۲ فی مرلہ ہے۔ برلب سڑک کلاں ایک کنال سے کم اور اندرون محلہ نصف کنال سے کم کا رقبہ فروخت نہیں کیا جاتا سوائے اس کے کہ کسی قطعہ کی صورت خاص ہو۔ اس وقت اتفاق سے چند قطعات محلہ دارالفضل میں بھی خالی ہیں۔ خواہش مند احباب کو چاہیئے کہ جلسہ پر قیمت اپنے ساتھ لائیں اور موقعہ دیکھ کر اپنی پسند کی اراضی خرید لیں۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد (ایم اے)

احباب کرام کی خاص توجہ کیلئے

اپنے پریس کو مضبوط کریں

الفضل

آپ میں سے اکثر اصحاب جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ میں آپ کو اس فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں، جو اخبارات سلسلہ احمدیہ کی توسیع اشاعت و ادائے قیمت کے متعلق آپ پر عائد ہوتا ہے۔ الفضل۔ تو آپ کی خدمت میں ہفتہ میں تین بار حاضر ہوتا ہے۔ آپ کو اس کی ضرورت و اہمیت جتانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ خطبات و تقریرات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے آپ تک پہنچائی جاتی ہیں۔ نظارتوں کے اعلانات و ہدایات کا یہی ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ اخباری لحاظ سے آپ کی دینی و دنیوی صحیح اور بر وقت رہنمائی و امداد کرتا ہے نہ صرف آپ اس کے خود خریدار نہیں بلکہ اپنے حلقہ اثر میں دوسروں کو بھی بنائیں۔ یہ نہایت کم وقعت بات ہے کہ ایک ہی اخبار کو تنظیم نہیں کا کام چلائے۔ الحکم و بیہ ملسور کی گنجائش اپنی روحانی جسمانی حفاظت کیلئے ضرور نکالنے ہیں۔

مصباح

آپ کے گھر میں مصباح کا پڑھنا اور سننا کیا باعتبار حالات دنیا اور کیا بلحاظ ضروریات دینی نہایت ضروری ہے۔ یہ خواتین جماعت کا اخبار ہے اور اس کے لئے تین چار آنے ماہوار خرچ میں سے نکال لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ میری پیہم درخواستوں کے باوجود اس کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اور اس کے خریداروں کی تعداد اتنی کم ہے۔ کہ اپنا خرچ آپ نہیں چلا سکتا۔

پس بقایادار جن کی فہرست مصباح میں چھاپ دی گئی ہے۔ جلسہ پر اپنا اپنا بقایا ادا کریں۔ اور دیگر تمام خواتین پیشگی چندہ داخل کریں اگر وہ خریدار نہیں تو خریدار بن جائیں۔

سن رائز

ہمارا انگریزی ہفتہ وار اخبار جو مسلم پولیٹیکل کاز کے لئے وقف ہے۔ اور جس کے مضامین کی علمی و سیاسی حلقوں میں دھوم پڑ رہی ہے۔ اس کا پہلا ۱۱ نمبر شائع ہو گیا ہے۔ انگریزی دان احباب کو چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ پر خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ اور آئندہ کے لئے اس کے مستقل خریدار بن جائیں۔ یہ انگریزی کا اخبار بہت مفید کام کر رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ جماعت نے ابھی اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا اس لئے اس کا خرچ آمد سے بڑھ گیا ہے۔ انگریزی دان نوجوانوں کو بالخصوص توجہ کر کے اپنے اخبار کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا چاہیئے۔ قیمت سالانہ صرف پانچ روپے اور طلباء کے لئے تین روپے۔ ۲۸ - ۳۰ پونڈ کے ڈیمی کاغذ پر ۱۲ صفحے ہفتہ وار اعلیٰ و خوشنما ٹائپ سے چھپتا ہے۔ نمونہ مفت منگوا کر دیکھ لیجئے۔

ریویو اردو

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کا بارہا ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس کے خریدار کم از کم دس ہزار ہوں پھر کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ اس کے خریدار اتنے کم ہوں۔ جو بتاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ مہربانی فرما کر اس دفعہ احباب جماعت احمدیہ بالخصوص یہ عزم کر کے آئیں کہ کم از کم ایک سال کیلئے اس رسالہ کے خریدار بن جائیں۔ تین روپیہ سالانہ (طلباء کے لئے دو روپے آٹھ آنے) کیا چیز ہے ثواب کا ثواب پھر آپ کے پاس علمی مذہبی مضامین کا ایک مفید ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔ بقایاداروں کے نام رسالے میں دئے جا چکے ہیں وہ بقایا ادا فرمائیں باقی احباب آئندہ سال کا پیشگی چندہ جمع کرا دیں تا سال بھر اطمینان سے رسالہ وصول کرتے رہیں۔ اور وی پی کا ناحق خرچ نہ دینا پڑے اور جو خریدار نہیں وہ نئے خریدار ہوں۔

انگریزی ریویو آف ریلیجنز

احباب کو معلوم ہے کہ انگریزی ریویو اب لنڈن کی بجائے قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ دسمبر کا رسالہ دس دسمبر کو ڈاک میں روانہ کیا جا چکا ہے۔ الحمد للہ کہ اس سال کے بارہ نمبر پورے ہو گئے یہ بلاد غیر میں تبلیغ کا واحد ذریعہ ہے اور ہمارے تبلیغی مشنوں کی تقویت کا موجب۔ اس لئے ہر انگریزی دان احمدی بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ بقدر استطاعت اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے توسیع اشاعت کی یہی صورت نہیں کہ اس کے خود خریدار ہوں بلکہ مستطیع اصحاب دوسرے قطع نظر اس کے کہ وہ انگریزی جانتے ہیں یا نہیں کم از کم ایک رسالہ اپنی طرف سے یورپ کی لائبریریوں یا طالبان حق زیر تبلیغ علمی اصحاب کے نام جاری کرائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس بارے میں خاص توجہ دی جائیگی۔

مہتمم صیغۂ اشاعت قادیان

سکنی زمین دو قطعے قابل فروخت

ایک قطعہ متصل آبادی تیرہم قادیان ایک کنال دو مرلے قطعہ دوم چھ کنال دو مرلے کم دارالرحمت میں برلب سڑک بشرح جلسہ پر زبانی گفتگو کریں۔ حکیم قطب الدین قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۹ دسمبر۔ ایک چھوٹا سا بلوہ گذشتہ شب شارعہ ہو گیا جس میں ہندو اور مسلمانوں کے مسلح ہجوموں نے حصہ لیا۔ لاٹھیاں اور چاقو آزادی سے استعمال کئے گئے۔ پانچ آدمی شدید زخمی ہوئے جنہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر امن بحال کر دیا۔ پانچ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

لدھیانہ ۱۹ دسمبر۔ کی خبر ہے کہ لدھیانہ میں پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے پولیٹیکل کانفرنس منعقد کی تھی۔ لیکن اس کا حشر افسوسناک ہوا۔ پراونشل کانگرس کمیٹی نے دوبارہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانفرنس لدھیانہ میں منعقد کی جائے۔ بعض باشندگان لدھیانہ نے اعلان کیا ہے کہ اہل لدھیانہ کو کانگرس کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ کانگرس اپنے فیصلے سے گویا فساد برپا کرنا چاہتی ہے۔ کانگرس کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کے خطرناک اقدام سے باز آئے۔

لائل پور ۱۷ دسمبر۔ لالہ گنپت رام صدر کانگرس کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے پولیس کے رجسٹر نمبر ۱۰ میں داخل کر دیا گیا ہے۔

نیو دہلی ۱۸ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب مظفر خان ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب کی خدمات صوبہ سرحد میں اس غرض کو منتقل کر دی گئی ہیں۔ کہ وہ سرحد میں اصلاحات کے سلسلے میں انتخابی نظام کے متعلق چیف کمشنر کو امداد دیں۔ نواب صاحب فی الفور اپنے عہدے پر تشریف لیجائیں گے۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر وزیر اعظم نے وعدہ کیا تھا۔ کہ برطانوی وفد ہندوستان بھیجا جائیگا۔ چنانچہ لارڈ لوتھین اس وفد کے قائد ہوں گے۔ وفد ۱۵ جنوری کو جہاز میں لنڈن سے عازم ہندوستان ہوگا۔ اور ۱۵ اپریل کو واپس چلا جائیگا۔

پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب ایک پریس نوٹ کے ذریعے عوام کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ ۵ دسمبر ۱۹۳۱ء سے ڈاکخانہ کی جدید شرح محصول نافذ ہو گئی ہے جن پوسٹ کارڈوں یا لفافوں پر پورا محصول نہ ہو گا تلف کر دئیے جائیں گے۔

سری نگر ۲۰ دسمبر لداخ (تبت خورد) کے بدھ اور مسلم باشندگان نے مشترکہ جلسہ منعقد کر کے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی کو اپنا نمائندہ مقرر کیا۔

قاہرہ ۱۷ دسمبر۔ شاہ فواد نے پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے شاہانہ جاہ و حشم کے منظر میں ایک تقریر کی۔ کہ جہاں مصر کو شرقی ممالک پر اخلاقی اور ذہنی تفوق حاصل ہے۔ وہاں اسے عربی علم ادب کی ترقی اور نشوو ارتقا کا امتیاز و فخر بھی حاصل ہے چنانچہ عربی لغات میں کمیٹیاں لیٹرز (عربی حروف) اور اصلاحی الفاظ تیار کئے جارہے ہیں۔ شاہی تقریر میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ کہ غیر ممالک کے ساتھ بالعموم اور برطانیہ کے ساتھ بالخصوص دوستانہ تعلقات قائم رکھے جائیں گے۔

الہ آباد ۲۲ دسمبر۔ ڈاکٹر بھگوانداس نے جو بنارس کے سرکردہ کانگرسی ہیں۔ اخبار "آج" میں عدم ادائے محاصل کی مہم پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ایسے علاقے بھی ہیں جہاں پچاس سال سے محاصل میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی مالیہ کا مقدمہ کبھی دائر ہوا ہے۔ ان علاقوں میں خواہ کانگرس کے نام پر کاشتکاروں کو کتنا ہی فریب دیا جائے۔ لیکن وہ مالیہ ادا کریں گے

پشاور ۲۲ دسمبر۔ ہر قسم کے سیاسی خیالات رکھنے والی جماعتوں کے نمایندے بار ایسوسی ایشن کے ارکان۔ مقامی سرکردہ ملکی اور فوجی عہدیدار جن میں کمانڈر پشاور ڈسٹرکٹ بھی شامل تھے۔ آج بعد دوپہر چیف کمشنر کے دربار میں شامل ہوئے۔ چیف کمشنر نے صوبہ سرحد کے متعلق گول میز کانفرنس میں وزیر اعظم کا اعلان پڑھ کر سنایا اپنی اور ان عہدیداروں کی طرف سے جو صوبہ میں ان کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مجوزہ جدید نظام کی کامیابی میں امداد دینے کا عہد مؤثق کیا اور کہا۔ کہ مجھے جدید آئینی تعمیر کے بنیادی کام کو شروع کرنے کے احکام موصول ہو گئے ہیں۔ ان تبدیلیوں کے لئے جن اقتصادی پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہے۔ ان کی تفتیش شروع ہے۔ اگر انتخابی انتظامات معقول تعجیل کے ساتھ پایۂ اختتام کو پہنچ گئے۔ تو اقتصادی معاملات آئندہ مالی سال کے شروع سے نافذ العمل ہو جائیں گے میں آپ سب سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ ان اہم ذمہ داریوں کے انجام دینے میں میری امداد کے لئے رضاکارانہ طور پر آگے بڑھ آئیں۔ تا کہ ہم کام کو جلد پایۂ تکمیل پر پہنچا سکیں۔ ہمیں چاہئے۔ کہ اپنے مصنوعی اختلافات مٹی میں دفن کر دیں۔ اور ان لوگوں کو جو ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں۔ بتلا دیں کہ ہم ان رکاوٹوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو ہماری ترقی کے راستے میں حائل کی جاتی ہیں۔

پشاور ۲۲ دسمبر ۱۵ منٹ کی تقریر کے بعد جب چیف کمشنر نے آبیانہ میں بیس فیصدی تخفیف کا اعلان کیا۔ تو حاضرین نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ نیز آپ نے یقین دلایا۔ کہ مالیہ اراضی میں پنجاب سے کم تخفیف نہیں کی جائیگی۔ نواب مظفر خان کے تقرر کے اعلان پر بھی لوگوں نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔

جموں ۲۰ دسمبر۔ آج مہاراجہ بہادر چار بجے جموں پہنچ گئے ہیں۔ آپ کی آمد پر قلعہ باہو سے ۲۱ توپوں کی سلامی اتاری گئی

لکھنؤ ۲۲ دسمبر چونکہ سیکرٹری کانگرس کمیٹی نے یہ اقرار نہیں دیا۔ کہ پراونشل کانفرنس میں عدم ادائیگی لگان کے معاملہ پر بحث نہیں کی جائیگی۔ لہذا یو۔ پی کی گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ یو۔ پی پولیٹیکل کانفرنس اٹاوہ کو روک دیا جائے۔

کلکتہ ۲۲ دسمبر ایک نوجوان کو جس پر انقلاب پسند ہونے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ ہوس کے قریب آوارہ گردی کرتے ہوئے پکڑا گیا۔

کلکتہ ۲۲ دسمبر بنگال گورنمنٹ نے آج کلکتہ گورنمنٹ گزٹ کی خاص اشاعت میں اعلان کیا ہے کہ پراونشل کانگرس کمیٹی کے والنٹیروں کی پراونشل جماعت امن عامہ میں خلل انداز ہوتی ہے اس لئے گورنر بنگال نے اسے آج سے خلاف قانون جماعت قرار دیدیا ہے۔ آئندہ کوئی شخص اس کا ممبر نہیں بن سکتا۔ نہ ہی اس انجمن کا کہیں کوئی دفتر یا شاخ قائم رہ سکتی ہے۔

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ رائفل برگیڈ جو ۲۴ نومبر کو جالندھر سے جموں بھیجی گئی تھی۔ وہاں سے واپس بلائی گئی ہے۔ اور اپنے ہیڈ کوارٹرز میں پہنچ گئی ہے۔ صرف ایک کمپنی حالات کے مقابلہ کے لئے سوچیت گڑھ میں مقیم ہے۔

دہلی ۲۱ دسمبر۔ سر محمد شفیع نے "ریلیجیون" کے نامہ نگار خصوصی سے کہا۔ سیاسی حلقوں میں عام افواہ ہے۔ کہ آپ کو صوبہ سرحد کا پہلا ہندوستانی گورنر مقرر کیا جائیگا۔ آپ نے اس کے جواب میں کہا مجھے کسی ایسے انتظام کی خبر نہیں ہے۔ لیکن میں اس بیان کی قطعی تردید بھی نہیں کر سکتا۔ اس سے یقین پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس افواہ میں ضرور صداقت موجود ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی تسخیر قلوب کے لئے صوبہ سرحد میں مسلمان گورنر قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

امرتسر ۲۲ دسمبر۔ کل ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کی چٹھی پر غور و خوض کیا گیا جس میں حکومت کی طرف سے خواہش ظاہر کی گئی تھی۔ کہ ضلع کے بعض حصوں میں چونکہ شراب کی ناجائز کشید ہوتی ہے۔ اس لئے شراب کی پانچ مزید دکانیں کھولی جائیں

پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈاکخانہ تار گھر اور ٹیلیفون کے خلاف جو شکایات ہوں۔ وہ آئندہ سبز رنگ لفافوں میں نہیں بھیجی جاسکیں گی۔ اگر کوئی سبز رنگ لفافہ موصول ہوا۔ تو اسے فرستندہ کے پاس بھیج کر محصول ڈاک وصول کیا جائیگا۔

قاہرہ ۲۱ دسمبر۔ ابتدائی انتخابات کے سلسلے میں صبح کے جوش و خروش کے بعد ہجوم نے بلدیہ کے دفاتر پر حملہ کر دیا چنانچہ پولیس کو بلوائیوں پر مجبوراً فائر کرنے پڑے متعدد بلوائی زخمی ہوگئے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ فرانسیسی افواج طلب کی گئیں۔ مزید بدامنی اور فساد کو روکنے کے لئے انتخابات منسوخ کرنے پڑے۔

(عبدالرحمان قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)